سوال: اسلامی نظامِ معیشت غربت کے خاتمے کے لیے تیر بہدف نسخہ ہے۔ بحث کریں۔

۱. تعارف:

اسلام ایک دین ہے جو کہ زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ جہاں ایک طرف اسلام عقائد، عبادات اور رسومات کے بارے میں جامع تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ وہیں یہ معاشی نظام کے بارے میں بھی آگاہ کرتا ہے۔ اسلام کا معاشی نظام ایک انقلابی معاشی نظام ہے جو کہ مغرب کے دیے گئے معاشی نظام سے بالکل مختلف ہے۔ مغرب صرف اور صرف دولت کے جمع پر زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ اسلام دولت کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ اس کی گردش اور رفاہِ عامہ کے کاموں پر بھی زور دیتا ہے۔ اسلام کے معاشی نظام کا مقصد غربت کا خاتمہ اور لوگوں کی فلاح و بہبود ہے۔

2. معیشت کی تعریف:

اقوامِ متحدہ کے مطابق،
"معیشت سے مراد وسائل کی پیداوار، طلب و رسد اور اس کا استعمال ہے۔ تاکہ وہ اچھے اور بہترین طریقے سے لوگوں کے کام آسکیں اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال ہوں۔"
اگر موجودہ دور کی بات کی جائے تو وسائل بہت محدود ہیں اور ان کو بہترین اور موثر طریقے سے عمل میں لانا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

3. دنیا کے معاشی نظام کی تاریخ:

دنیا کا سب سے پرانا نظامِ معیشت زراعت پر مبنی تھا۔ لیکن اس کی وجہ سے دولت صرف محدود ہاتھوں تک رہ گئی۔ اس کے بعد 1556 میں Adams Smith نے Nation States کا تصور دیا تو اس کے بعد صنعتی انقلاب آیا اور سود کی معیشت کا فروغ شروع ہوا۔ لیکن وقت کے ساتھ اس میں بھی خرابی نظر آنے لگی کہ یہ صرف مغرب کے ممالک کی بہتری ہے۔ اور ایک مقولہ مشہور ہوا۔

There is a huge gap between Global North and Global South.

پھر اس کے بعد Karl Marx نے اس نظام کے برعکس ایک نیا نظام دیا جس کو "اشتراکی نظامِ معیشت" کہتے ہیں۔ جس کے مطابق عام لوگوں کو مال اور جائیداد کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ حکومت کے پاس یہ تمام اختیارات ہیں۔

Scanned with CamScanner

حکومت کا کام لوگوں کی تمام ضروریات کو پورا کرنا تھا لیکن یہ نظام بھی اپنے ابتدائی مراحل میں ناکام ہوگیا۔ اس وقت دنیا میں "Mixed Economy" یعنی مشترکہ معیشت کا نظام ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی دنیا اس سے خوش نہیں ہے اور بہت سے ممالک کو اس نظام میں بھی خرابیاں نظر آتی ہے کہ یہ نظام بھی صرف ارتکازِ دولت کو اہمیت دیتا ہے۔ جیسے WorldBank کی ایک رپورٹ 2022 کے مطابق دنیا کی دولت کا زیادہ تر حصہ محض 1% لوگوں تک محدود رہا ہے۔

4. اسلام کا معاشی نظام :

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس نے آخرت کے ساتھ ساتھ انسان کے لیے دنیا میں رہنے اور اچھی زندگی گزارنے کے لیے مختلف نظام وضع کیے ہیں اور ساتھ اصول بھی فراہم کیے ہیں۔ اسلام کا معاشی نظام "ایک انقلابی معاشی نظام" ہے جو کہ 1400 سال پہلے دیا گیا لیکن اس میں کوئی خامی نظر نہیں آتی ہے بلکہ یہ امیر اور غریب کے فرق کو گہرا نہیں ہونے دیتا۔ یہ امیروں کے ساتھ ساتھ غریبوں کی فلاح و بہبود پر بھی زور دیتا ہے۔

امام تیمیہ کہتے ہیں :

"ان صنعتوں کا قیام فرضِ کفایہ ہے۔ جن کے بغیر معیشت کی ترقی ممکن نہیں۔ اس بات پر تقریباً سارے علماء کا اجماع ہے۔"

5. اسلام کے معاشی نظام کا امتیاز :

اسلام کے معاشی نظام کا امتیاز

- دین اور معیشت جدا نہیں
- دولت کو بڑھانے کا حکم
- دولت کی گردش
- رفاہِ عامہ کے کاموں کی ترغیب

6. اسلامی نظامِ معیشت اور قرآن و سنت :

Scanned with CamScanner

قرآن پاک میں سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 9 اور 10 میں ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! جب جمعے کی نماز کا وقت ہو
تو اللہ کی طرف دوڑ پڑو۔ اور خرید و فروخت
چھوڑ دو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے
ہو۔ پس جب نماز ہو جائے تو زمین میں
پھیل جاؤ اور کثرت سے اللہ کا فضل تلاش
کرو۔ اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

7. اسلامی نظام معیشت غربت کے خاتمے کے لیے بہتر بہدف نسخہ:

اسلام کا نظام معیشت مادیت پسندی کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ وہ دولت کو بڑھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی چاہتا ہے کہ دولت کی گردش یقینی رہے۔ تاکہ غریبوں کو بھی استفادہ ہو۔ اور امیر و غریب میں فرق بھی کم از کم ہو۔ اسلامی نظام معیشت غربت کے خاتمے کے لیے درج ذیل معنوں میں بہتر بہدف نسخہ ہے:

i. معیشت اور اسلام جدا نہیں:

جیسا کہ مغرب کے ممالک میں دین اور معیشت کا کوئی تعلق نہیں لیکن اسلامی نظام معیشت میں ایسا نہیں ہے اسلام دولت کو صرف کچھ لوگوں تک محدود رکھنا نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ لوگوں کو غریب لوگوں تک بھی پہنچایا جائے۔ اس لیے دین کو معیشت سے بھی جوڑے رکھا ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 3 میں ارشاد ہے۔

الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ والزکوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون۔

"وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں غیب پر، اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا خرچ کرتے ہیں۔"

ii. دولت کو بڑھانے کی اجازت:

اسلامی نظام معیشت میں دولت کو بڑھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی شرط رکھی گئی ہے کہ جائز طریقے سے کمائی گئی دولت ہو۔ اسلام میں رزق حلال کو عبادت کا درجہ دیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

"حصولِ رزق عین عبادت ہے۔"

iii. دولت کی گردش کو یقینی بنانا:

جہاں لوگوں کو دولت کو جائز طریقے سے بڑھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ وہیں اس کی گردش کا بھی ذکر کیا ہے۔ تاکہ لوگوں کی فریدنے کی سکت بڑھ سکے۔ اور اس کے لیے اسلام نے مختلف طریقے کار کا ذکر کیا ہے جیسا کہ زکوۃ، صدقات وغیرہ۔ زکوۃ ایک مالی عبادت ہے جو استطاعت رکھنے والے پر سالانہ یا ہر پیداوار پر ایک بار فرض ہے۔ تاکہ دولت غریبوں تک بھی جا سکے۔

مال / جائیداد	زکوۃ کی شرح	زکوۃ
7½ تولے سونا یا 52½ تولے چاندی	2.5%	سالانہ
بارانی زمین پر عشر آبپاشی والی زمین پر	5% 10%	ہر پیداوار پر
40 بکریوں پر 30 گائے پر 5 اونٹ پر	ایک بکری ایک بکری / بچھڑا ایک اونٹ	سالانہ سالانہ سالانہ

iv. اسلامی نظام معیشت اور جہاد فی المال:

قرآن مجید میں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں 8 مصارف زکوۃ کا ذکر ہے۔ جن میں سے ایک "فی سبیل اللہ" ہیں۔ یعنی اللہ کی راہ میں۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جہاد کی ایک قسم ہے جسے جہاد بالمال کہتے ہیں۔ اور اس کے ذریعے لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اس سے مختلف رفاہ عامہ کے کام کروائے ہیں۔ جیسے ہسپتال، اسکولز، پانی کے کنویں وغیرہ۔ ان کاموں سے غریبوں کی امداد کی جاتی ہے تاکہ انہیں بنیادی سہولیات میسر ہوں اور وہ بھی باقی لوگوں کی طرح اچھے انداز میں زندگی گزار سکیں۔

v۔ سود کی ممانعت پر مبنی نظام :

اسلامی نظام معیشت سود کی ممانعت پر مبنی ہے۔ اور سود کو سختی سے منع کرتی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت کے وقت قرض لیتا ہے تو اس کو ضرورت ختم ہونے پر آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ وہ انسان قرض لے کر اسے اپنی معاشی حالت بہتر کرنے میں خرچ کر سکتا ہے اور مقررہ وقت سے پہلے آسانی سے واپس کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے :

"چار لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ سود دینے والا، لینے والا، سود کا ریکارڈ رکھنے والا اور سود کا گواہ۔"

اسی طرح خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

"جاہلیت کے زمانے کے تمام سود معاف کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے چچا حضرت عباس کے سود کو معاف کرتا ہوں۔"

vi۔ دھوکہ دہی کی ممانعت :

اسلامی نظام معیشت کو ایک اور بڑا امتیاز حاصل ہے جو کہ غریب طبقے کے لیے بہت فائدہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں دھوکہ دہی کی ممانعت ہے۔ تاکہ نہ صرف غریب بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دوسروں کے تعاون اور اعتماد کو حاصل کیا جا سکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا :

"منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔"

vii۔ اسلامی نظام معیشت میں ریاست کی ذمہ داری :

اسلامی نظام معیشت میں ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے فلاحی پروگرام اور پالیسیوں کا انعقاد کرے جس سے غربت کے خاتمے کو یقینی بنایا جائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا

"خلیفہ وہ ہے جو ریاست کو فلاحی ریاست بنا دے"

اسی طرح رسول ﷺ نے فرمایا :

"جب کوئی قرض دار مر جائے تو ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اس کا قرض ادا کرے۔ اگر اس کا کوئی اپنا نہ ہو۔"

Scanned with CamScanner

viii. رضاکارانہ عطیات:

رضاکارانہ عطیات سے مراد ایسی امداد ہیں جو لوگ بوقتِ ضرورت اپنی مرضی سے کریں اور اس میں کسی قسم کا کوئی جبر شامل نہیں ہوتا۔ یہ لوگ اپنی مرضی سے دوسروں کی امداد کرنا چاہتے ہیں۔ جیسے زلزلے یا دیگر ناگہانی آفات میں لوگ اپنی خوشی سے متاثرکن افراد کی مدد کرتے ہیں۔

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 2 میں ارشاد ہوتا ہے: (5:2)

"اور نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو"

ix. ہجرت کا حکم:

اگر کسی شخص کے معاشی حالات بہتر نہیں اور بہت کوشش کے باوجود بھی وہ بہتر نہیں ہو رہے۔ تو ایسی صورت میں ہجرت کا حکم ہے کہ وہ ہجرت کرے اور وہاں سامانِ معیشت تلاش کرے۔ اور کوشش کرتا رہے کہ کوئی معقول ذریعہ معاش تلاش کرے۔

x. طاقت کا بطور امانت استعمال:

اسلامی معیشت میں وہ لوگ جو وسائل کے لحاظ سے دیگر طبقوں سے طاقتور ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ وہ طاقت کو بطور امانت استعمال کریں گے۔ کیونکہ طاقت کا اصل حقدار تو صرف اور صرف اللہ ہے اور ہر طاقت اسی کی دی ہوئی ہے۔

مولانا مودودی کہتے ہیں "خلیفہ اصل نہیں ہوتا بلکہ وہ نائب ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے نہیں چلتا بلکہ مالک (اللہ) کی منشا کو بجا لاتا ہے۔"

xi. بیت المال کا تصور:

اسلامی نظام میں غریب طبقے کی امداد کے لیے بیت المال کا تصور دیا گیا ہے۔ تاکہ اس طبقے کی امداد کی جا سکے۔ رسول ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں اس کا باقاعدہ ادارہ بنایا گیا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں تو غریب اور بوڑھے یہودی بھی اس سے مستفید ہوتے تھے۔

xii. مزدوری کے مطابق معاوضے کا تصور:

رسول ﷺ نے فرمایا:

"مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو"

یعنی اسلامی ریاست میں شہری کا حق ہے کہ اسے اس کی مزدوری کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔ تاکہ اس کا استحصال نہ ہو۔ اور وہ بھی کام کر کے اچھے طریقے سے پیسے کمائے اور اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکے۔

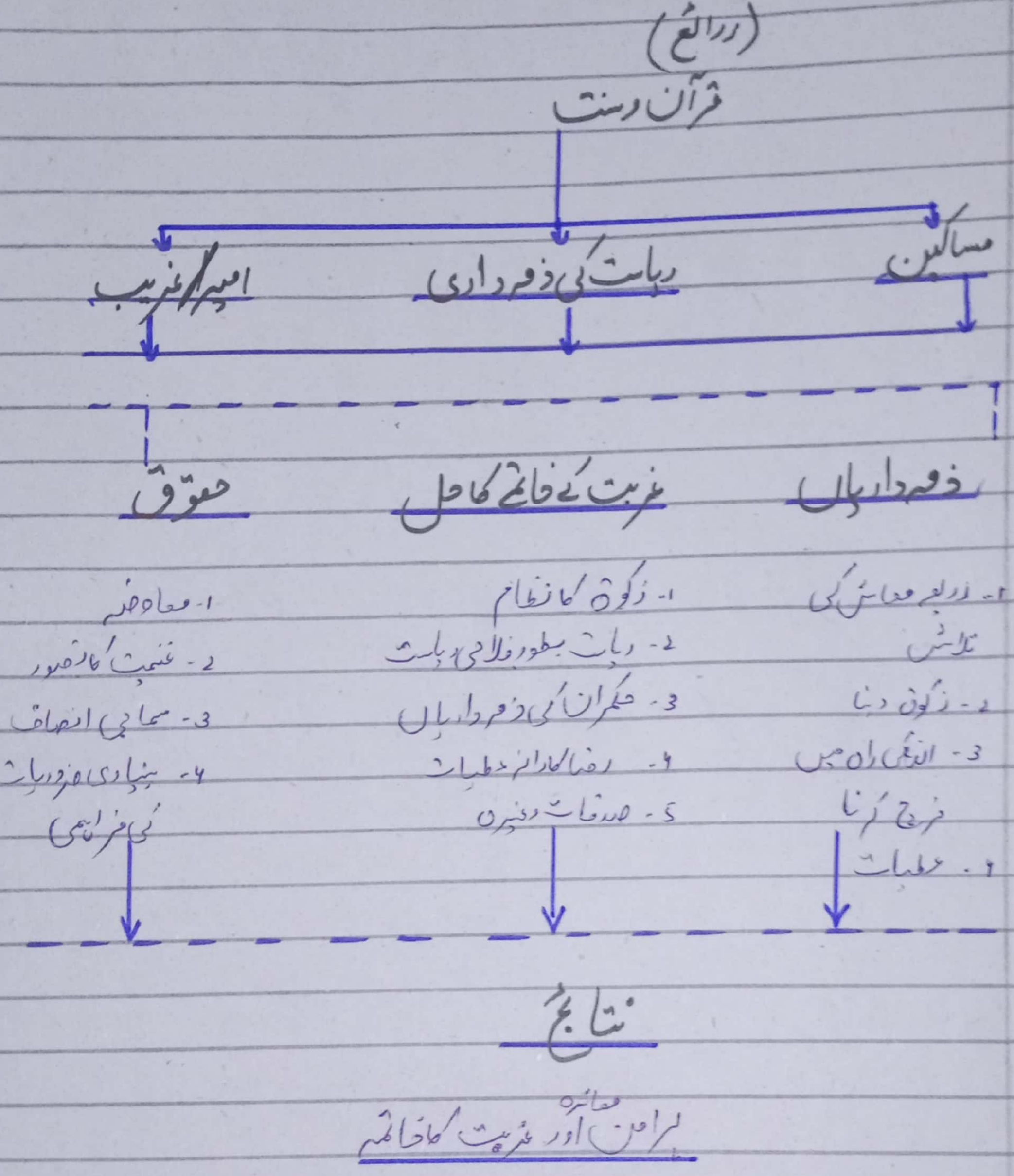

8. نتائج:

غرض یہ کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام معاملات میں رہنمائی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ معیشت کے نظام میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔ اور معاشرے کو فی الفور پرامن اور غربت کا خاتمہ کرنے کی ترتیب دیتا ہے۔ تاکہ لوگ بہتر طریقے سے زندگی گزار سکیں۔ اور غریب اور امیر کا فرق گہرا نہ ہو۔

x — x — x — x — x — x

Scanned with CamScanner